سوال

(123)امامت کے حوالہ سے چند اشکالات کے جواب

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے یہاں مسجد اہل حدیث میں دوڈھائی سال سے مولانا محمدامین اثری مبارک پوری امامت،خطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں ۔اس کے علاوہ آپ درس قرآن مجید اور درس حدیث بھی دیتےہیں ۔اس عرصے میں ہم نے کبھی آپ کے کسی قول وفعل سے قرآن وسنت کی مخالفت نہیں دیکھی ، اور آپ کئی دفعہ خداکوگواہ بناکرعہد کرچکے ہیں کہ وہ کبھی قرآن وسنت کے خلاف کسی بات کی تبلیغ نہ کریں گے اوراگرکبھی وہ خدانخواستہ ایسا کربیٹھیں ، توانھوں نے جملہ مسلمانوں سے ان کی پرزور مخالفت اوراصلاح کی درخواست بھی کی ہے ۔آپ پکے اہل حدیث ہیں اورہم نے آج تک کوئی فعل کبھی ان سے حدیث کے خلاف سرزد ہوتے نہیں دیکھا ۔حتی کہ آپ کے سخت سے سخت مخالف بھی اس حقیقت کااعتراف کرتے ہیں ،لیکن ساتھ ہی ساتھ مولانا موصوف جماعت اسلامی کے رکن بھی ہیں اوراس جماعت سے ان کا تعلق کئی سال پیشتر کا ہے ۔وہ جس وقت مالیرکوٹلہ تشریف لائے تھے ،اس سے پہلے جماعت اسلامی کے رکن تھے ۔

ابھی چندروز ہی ہوئے ایک مولانا عبداللطیف صاحب ساکت محلہ کشن گنج دہلی یہاں تشریف لائے ۔انہوں نے ایک گفتگومیں فرمایا ''جیساکہ کسی گاڑی میں گھوڑا ،بیل ،اونٹ ، خچر حتی کہ گدھاتک جت سکتاہے لیکن کتا نہیں جت سکتا ،اسی طرح امامت کےلیے ایک ایسا موحد جوداڑھی منڈاہو ،سینما دیکھتاہو ،شراب پیتا ہواوربے عمل بھی ہوجائز ہوسکتاہے مگر جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے کے پیچھے ہرگزہرگز نماز نہیں ہوسکتی ۔،، مولانا عبداللطیف صاحب واپس تشریف لےگئے ہیں ،اورسنا ہے کہ انہوں نے بعض افراد کے سامنے اس کی معافی بھی مانگ لی ہے ،لیکن یہاں کی جماعت میں ایک مستقل افتراق کی صورت پیدا ہوگئی ہے ،یعنی کچھ افراد دانستہ جماعت کاوقت چھوڑ کراپنی الگ نماز پڑھتےہیں اورمولاناامین اثری صاحب کے پیچھے نمازپڑھنا درست نہیں تصور کرتےاورمولانا صاحب کی امامت میں نماز ختم ہونے کاانتظار کرتے رہتے ہیں ۔دراں حالیکہ نمازیوں کی ایک نمایاں اکثریت مولاناصاحب کودوبارہ امام مقررکرچکی ہے اوران کے پیچھے نمازپڑھتی ہے ۔آپ کے علم وامتیاز کے پیش نظر دریافت طلب یہ امورہیں کہ قرآن وحدیث نبوی ﷺ کی رو سے ۔

(1)کیا مولانا محمدامین صاحب اثری کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یاناجائز؟

(2)کیا جماعت کے ہوتے ہوئے دانستہ دوسری جماعت کرانادرست ہے ؟

(3)کیا مولانا عبداللطیف صاحب کاامامت کے بارے میں ارشاددرست ہے ؟

(4)کیاکوئی شخص ایک ہی وقت میں اہل حدیث اوررکن جماعت اسلام نہیں ہوسکتا؟

(5)اگردوشخصوں میں امامت کےلیے انتخاب کرنا ہوتوکیادونوں میں سے زیادہ عالم کومنتخب کرناچاہیے ؟

(6)مولانا محمدامین صاحب کوامامت سے علیحدہ کرنے کےلیے جھگڑنے والے کیسے ہیں ؟

ازراہ نوازش جوابات مفصل اورواضح ارسال فرمائیں ۔خدائے کریم آپ کواس کااجردے گا ۔آمین آپ کاصادق محمدکفایت اللہ مالیرکوٹلہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ازحضرت مولانانذیراحمد صاحب اول جامعہ رحمانیہ بنارس، رکن مجلس شوریٰ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس۔

مکرمی جناب ہیڈماسٹر صاحب : السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

آپ کا رجسٹرڈ مکتوب گرامی ملا۔ جس کی بابت آپ نے استفسار فرمایا ہے اس کی تفصیل پڑھ کر بڑا افسوس ہوا۔ مولوی عبداللطیف صاحب دہلوی کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ ان حضرات نے جماعت اسلامی کی کوئی ایک کتاب بھی براہ راست مطالعہ نہ کی ہوگی یا اگر کتاب پڑھی ہوگی، تو خالی الذہن انصاف کی رو سے تحقیق کی نیت سے نہیں، بلکہ اپنے دماغ میں پہلے سے یہ فیصلہ قائم کرکے پڑھا ہوگا کہ یہ گمراہ شخص کی کتاب ہے، تو ایسے حالات میں کسی مضمون کو پڑھ کر حق یا ناحق کا فیصلہ کیا کرسکتے ہیں۔ مجھے حیرت ہے کہ یہ لوگ ادھر اُدھر کی سنی سنائی باتوں پڑ اُلٹے سیدھے اقتبال کو دیکھ کر کس طرح ایسے سخت فتوے دینے کی جرات کو دیتے ہیں۔

مین نے جماعت اسلامی کی بہت سی کتابیں پڑھی ہیں۔ خاص کروہ مضمون جن کی بناء پر اس جماعت کو مطعون کیا جاتا ہے، لیکن خدا شاہد ہے کہ آج تک کوئی ایسی بات مجھے ان کتابوں میں نہیں ملی جس کی بنا پر میں اس فتویٰ کو صحیح سمجھوں کہ جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے کے پیچھے ہرگز ہرگز نماز نہیں ہوسکتی۔

مودودی صاحب کی جن عبارتوں پر اعتراض کیا جاتا ہے، ان کی حقیقت یہ ہے کہ لمبے مضامین میں سے آگے پیچھے کا حصہ حذف کرکے بیچ بیچ سے ٹکڑے اٹھالیے جاتے ہیں، اور ان کو پش کرکے کہا جاتا ہے کہ دیکھو مودودی نے یہ لکھا ہے اور اس کا عقیدہ یہ ہے۔ ٹھیک وہی طریقہ جو اہل بدعت نے حضرت اسماعیل شہید کی بعض عبارتوں کے متعلق اختیار کیا ہے۔ کیا اسی طرح قرآن مجید کی آیت لاتقربوا الصلوۃ پش کرکے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ قرآن میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ (عیاذ باللہ)

میں مولوی محمد امین صاحب اثری کو بھی اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ ایک موحد، متبع سنت، عالم باعمل اور صالح نوجوان ہیں، محض جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے کی بنا پر ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے گریز کرنا، سراسر جہالت، شرارت اور فتنہ انگیزی ہے۔ جماعت اسلامی کو کوئی عقیدہ ایسا نہیں ہے کہ جس سے ان کے موحد ہونے میں شبہ کیا جائے۔ ہاں مودودی صاحب کے چند ذاتی خیالات اور فروعی مسائل میں ان کی ذاتی تحقیقات کچھ ایسی ضرور ہیں جن سے علمی طور پر ہمیں اختلاف ہے، لیکن اولاً تو وہ پوری جماعت کا عقیدہ نہیں ہے اور نہ ہی جماعت اسلامی میں داخل ہونے کے لیے ان باتوں کا ماننا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اگر بالفرض ایسا ہے بھی تو وہ باتیں ایسی نہیں ہیں کہ ان کی وجہ سے اس جماعت کو گمراہ یا کافر قرار دیا جائے یا ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کیا جائے۔ بخاری شریف میں یہ واقعہ موجود ہے کہ ''جب خلیفہ ثالث حضرت عثمان کو باغیوں نے ان کے گھر میں محصور کردیا اور مسجد نبوی پر قبضہ کرکے باغیوں ہی کا امام نماز پڑھانے لگا تو لوگوں نے ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں تامل کیا اور حضرت عثمان سے جاکر کہا۔ انہوں نے فرمایا کہ نماز پڑھنا ایک اچھا کام ہے، اس لیے اس میں ان کا ساتھ دو اور جب وہ لوگ کوئی بُرا کام کریں تو تم اس کام سے دور رہو۔ ،،

سوچنے کی بات ہے کہ حضرت عثمان جیسے صحابی کو قتل کردینے کا منصوبہ تک رکھنے والے لوگوں کے پیچھے جب نماز کی اجازت ہو، اور ان سے الگ رہ کر امت میں افتراق ڈالنے سے روکا گیا ہو، تو بھلا ایک ایسے مسلمان موحد کی امامت کو کیسے ناجائز کہا جاسکتا ہے جس کا کوئی بھی عمل قرآن وسنت کے خلاف نظر نہ آتا ہو، اور جس کے عقیدے کی خرابی کے متعلق سوائے تعصب اور بے بنیاد بدگمانیوں کے، اور کوئی حقیقت نہ ہو۔ اس لیے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مولوی محمد امین صاحب اثری کی امات بالکل جائز ہے اور جو لوگ ان کی امامت کو ناجائز کہہ رہے ہیں وہ جماعت میں اور مسلمانوں میں تفریق پیدا کرنے کا گناہ اپنے ذمہ لے رہے ہیں۔

(دستخط مولانا نذیر احمد رحمانی)

از حضرت مولانا عبیداللہ صاحب رحمانی شیخ الحدیث دارالحدیث رحمانیہ دہلی نگراں اصول رسالہ محدث دہلی ورکن مجلس شوریٰ انڈیا اہل حدیث کانفرنس

(1) ''صحت اقتداء سے مانع، کفری عقیدہ اور عمل ہے۔ فسق وبے عملی، صحت اقتداء سے مانع نہیں ہے۔ یہ اور بات ہے کہ فاسق اور بے عمل کو قصداً امامت نہیں سپرد کرنا چاہیے مگر نماز تو بہر حال اس کے پیچھے جائز اور درست ہے۔ مولانا محمد امین اثری صاحب رحمانی مبارکپوری کسی کفر عقیدے اور عمل کے مرتکب نہیں۔ فی الحال جہاں تک مجھ کو معلوم ہے ان کی یہی حالت اور کیفیت ہے۔ آئندہ کا حال علام الغیوب ہی کو معلوم ہے۔ پس ان کی اقتداء بلا شبہ جائز اور درست ہے۔

جماعت اسلامی کے نصب العین اور دستور میں مجھ کو کوئی کفر وفسق یا بدعت وضلالت کی بات نہیں معلوم ہوئی۔ رہ گئے حدیث سے متعلق مودودی صاحب کے بعض مضامین جو حنفیہ کے موافق اور علماء اہل حدیث کی تحقیق کے خلاف ہیں۔ اسی طرح ان کے بعض اجتہادی مسائل وفتاویٰ جو مسلک اہل حدیث کے خلاف ہیں تو یہ سب مودودی صاحب کے ذاتی خیالات ہیں۔ جن کا ماننا ارکان جماعت ووابستگان کے لیے ضروری نہیں کیونکہ یہ مضامین ومسائل جماعت اسلامی کا دستور نصب العین نہیں۔ کوئی جاہل رکن یا ہمدرد اگر مودودی صاحب کے ہر اجتہادی مسئلہ کو، اور ان کی ہر تحقیق کو، حق اور اس کے خلاف کو غلط سمجھتا ہے، تو اس کی کورانہ تقلید ہے جس سے خود مودودی صاحب نے روکا ہے۔ مولانا محمد امین صاحب اثری عالم شخص ہیں۔ معاملہ بالکل آسان ہے ان سے ان مضامین کے متعلق استفسار کرکے معلوم کیا جاسکتا ہے۔ بہر حال جماعت اسلامی سے وابستگی کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ مودودی صاحب کی ہر تحقیق اور فتوے کو واجب التسلیم والعمل سمجھا جائے۔ پس ایسے اہل حدیث عالم کے پیچھے جو جماعت اسلامی سے وابستہ ہو، نماز جائز ہونے میں کوئی شبہ نہیں جو حضرت نماز ناجائز بتاتے ہیں، ان پر کفر کا فتویٰ لگا کر بڑی ذمہ داری لیتے ہیں۔

(2) صورت مذکور میں ایسا کرنا ہر گز درست نہیں (ارکعوا مع الرکعین) کی صریح مخالفت ہے۔

(3) مولانا عبداللطیف صاحب کا یہ ارشاد قطعاً غلط ہے، وہ اپنے مبلغ علم کے اعتبار سے ایسا فتوی دینے میں معذور ہیں۔

(4) موجودہ حالت میں ایک اہل حدیث جماعت اسلامی کا رکن بن سکتا ہے، ہاں اگر اہل حدیث اپنے اصل نصب العین اور موقف پر آجائیں اور جماعتی نظم اختیار کرلیں، تو ان کے کسی فرد کو جماعت اسلامی کے ساتھ وابستہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی۔

(5) ایسی صورت میں عالم باعمل ہی کو امامت کے لیے منتخب کرنا چاہیے۔ عالم کے ہوتے ہوئے غیر حافظ جاہل کو امام نہیں بنانا چاہیے۔ ارشاد ہے: ''(یؤم القوم أقرأهم فإن كانوا في القراءة سواء فأعلمهم بالسنة)

(6) یہ لوگ سخت غلط راستے پر ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے اور جماعت میں افتراق وتشار پیدا کرنے سے ان کو باز رکھے۔ واللہ اعلم۔

دستخط مولانا عبیداللہ صاحب رحمانی شیخ الحدیث (اقتباس مضمون از مولانا امین اثری بابت شیخ الحدیث عبیداللہ رحمانی مبارکپوری زندگی نو، اکتوبر 1994ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر223

محدث فتویٰ